بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | منگل ۱۱ جمادی الاول ۱۴۰۴ھ ۔ ۱۴ تبلیغ ۱۳۶۳ھش ۔ ۱۴ فروری ۱۹۸۴ء | نمبر ۳۸

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۸۴ء)

گلے میں تکلیف ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین!

اسلامی دنیا میں جماعت احمدیہ فعال ترین تبلیغی جماعت ہے

جماعت احمدیہ نے اپنی ۹۵ سالہ تاریخ میں عیسائیت کی یلغار کا رخ پلٹ کر رکھ دیا

انگلستان کے مشہور و معروف اخبار "گارڈین" کی طرف سے جماعت احمدیہ کی خدمات کا زبردست اعتراف:

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۷ جنوری ۱۹۸۴ء کے اخبار "گارڈین" جس کی اشاعت ۸ لاکھ روزانہ بتائی جاتی ہے۔ نے مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن و مبلغ انچارج انگلستان کا ایک انٹرویو شائع کیا ہے۔ اس کے بعض حصے ہدیۂ قارئین کئے جا رہے ہیں:۔

"مسجد لندن کے نئے امام جناب عطاء المجیب صاحب راشد نے گزشتہ آٹھ برس جاپان میں اسلامی مشن کو مستحکم کرنے میں گزارے ہیں۔ اسلامی دنیا میں غالباً جماعت احمدیہ فعال ترین تبلیغی جماعت ہے۔ اس جماعت نے اپنی ۹۵ سالہ کی تاریخ میں عیسائیت کی یلغار کا رخ پلٹ کر رکھ دیا ہے اور نامساعد حالات کے باوجود اہم مقامات پر مساجد قائم کر دی ہیں۔ ۱۹۲۴ء سے لندن میں قائم شدہ احمدیہ مسجد لندن کی سب سے پرانی مسجد ہے۔

جناب راشد صاحب اہل برطانیہ کو اسلام کے نزدیک تر سمجھتے ہیں کیونکہ اہل برطانیہ اپنے مذہب اور اس کی تعلیمات سے باخبر ہیں۔ حقیقی عیسائیت اسلام کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے ۱۸۹۱ء (۱۸۸۹۔ مترجم) میں مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ آپ نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو چند گھنٹوں بعد صلیب سے اتار لیا گیا تھا اور پھر وہ ہندوستان چلے گئے جہاں انہوں نے طبعی وفات پائی۔ صداقت پر مبنی پیشگوئیوں کے ایک سلسلہ کی بناء پر آپ کو قبولیت عامہ حاصل ہوئی جس میں پہلی اور دوسری جنگ عظیم کے بارہ میں پیشگوئیاں شامل ہیں۔ جناب راشد صاحب نے تیسری جنگ عظیم کے بارہ میں بانی سلسلہ کی پیشگوئی کا ذکر کیا جس میں دونوں بلاک تباہ ہو جائیں گے اور عالمی پیمانہ پر تباہی ہوگی لیکن اہل روس مراد ہیں کے بعد جلد بحال ہو کر اسلام قبول کریں گے۔ (باقی صفحہ ۶ پر)

● مکرم و محترم ڈاکٹر کرنل مسعود الحسن صاحب نوری ماہر امراض قلب ملٹری ہسپتال راولپنڈی اور محترمہ صاحبزادی امۃ المنصور صاحبہ کو دو بیٹوں اور ایک بیٹی کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۴ دسمبر ۱۹۸۳ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عائشہ تجویز فرمایا ہے۔

درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی کے ساتھ بابرکت لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے

نومولودہ مکرم و محترم میجر منظور الحسن صاحب کی پوتی اور مکرم و محترم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب کی نواسی ہے۔

(مسعود احمد جہلمی وکیل التبشیر)

● خاکسار کا بھتیجا عزیز زبیر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ ابن مکرم لیفٹیننٹ کرنل محمد سعید صاحب مقیم وینکوور برٹش کولمبیا (کینیڈا) جو عرصہ سے اپنی دائیں ٹانگ اور بازو کی تکلیف سے معذور چلا آ رہا ہے۔ فزیو تھراپی کے (باقی صفحہ ۶ پر)

جماعت احمدیہ کی پینسٹھویں مجلس مشاورت

جملہ امرائے اضلاع جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں ضروری گزارش

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۳۰-۳۱ مارچ / امان، یکم اپریل / شہادت ۱۹۸۴ء / ۱۳۶۳ ہش بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

(۱) سیکرٹری مجلس مشاورت کے پاس ایجنڈا کے لئے تجاویز پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۰ فروری ۱۹۸۴ء مقرر ہے۔ جملہ تجاویز حسب قواعد جماعتوں کے اجلاس عام میں پیش ہو کر کثرت رائے کی منظوری سے مرکز میں آنی چاہئیں۔

(۲) نمائندگان شوریٰ کے اسماء گرامی ۱۵ مارچ / امان تک دفتر سیکرٹری مجلس مشاورت میں پہنچ جانے چاہئیں۔ امراء صاحبان اس بات کا اہتمام فرما دیں کہ نمائندگان کا انتخاب جماعتوں کے اجلاس عام میں ہو اور مطابق قواعد ہو۔

(۳) نمائندگان شوریٰ کی اطلاعات میں یہ تصدیق آنی بھی لازمی ہے کہ نمائندگان (مطابق قواعد شوریٰ) چندوں کے بقایا دار نہیں ہیں۔

(۴) مطابق فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۷۶ء ایک چوتھائی نمائندگی تیس ۳۰ سال سے کم عمر والوں کی ہونی چاہیئے۔

(۵) نمائندگان اسلامی شعار کے پابند اور باریش ہوں۔

(۶) امرائے اضلاع کی خدمت میں یہ بھی گزارش ہے کہ ان کی طرف سے امسال جن جماعتوں کو (مقررہ تعداد کے مطابق) نمائندگی کا حق دیا جا رہا ہے ان کی اطلاع یکم مارچ تک دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرما دیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

لجنہ مقامی ربوہ کا جلسہ یوم مصلح موعود

لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ انشاء اللہ تعالیٰ بروز پیر ۲۰ فروری ۲½ بجے شام احاطہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کر رہی ہے۔ عام خواتین ربوہ سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ جلسہ میں شامل ہو کر کارروائی جلسہ کو سنیں۔ وقت پر پہنچنے کی بھی کوشش کریں۔

(ناصرہ بیگم صدر لجنہ مقامی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر مسعود احمد ۔ پرنٹر عبدالحئی ۔ مطبع ۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت ۔ دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۸۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب

آسٹریلیا کی سرزمین پر کثرت ایسے دل موجود ہیں جو بڑی جلدی اسلام میں داخل ہونگے

ہم نے یہ عزم کیا ہے کہ ہم نے اہل آسٹریلیا کو مسلمان بنانا ہے اور ہم ناکام ہونے والے نہیں ہیں

آسٹریلیا کے قدیمی باشندے صرف احمدیت کے لیے اپنا دل کھول سکتے ہیں!

دوسری قسط

ہائی سکول میں یادگار استقبالیہ: آسٹریلیا میں جو دلچسپ مجالس ہوئیں ان میں سے ایک بہت ہی پیاری اور دلچسپ تقریب ایک سکول میں منعقد ہوئی۔ ہماری مسجد کے قریب RIVER STONE (ریورسٹون) ہائی سکول کے پرنسپل صاحب نے مجھے دعوت دی کہ ہمارے سکول میں آکر بچوں سے خطاب کریں اور خطاب بھی اس طرح ہو کہ پہلے ساری اسمبلی کو خطاب کریں اور اس میں سکول کے بچوں کے علاوہ بڑی عمر کے بالغ مرد عورتیں سب شامل تھے۔ انہوں نے کہا۔ معززین کو بھی بلانا چاہتے ہیں۔ چرچ کے نمائندوں کو بھی بلانا چاہتے ہیں۔ بلیک ٹاؤن کا میئر بھی آئے گا میں نے کہا۔ شوق سے آپ بلائیں جتنے چاہیں بلائیں۔ جن صاحب کو پرنسپل صاحب نے کہا تھا وہ مجھے بڑے پریشان سے نظر آئے۔ انہوں نے فارمل طریق پر ایک چھوٹا سا مضمون لکھ کر مجھے دکھایا کہ آپ کو شاید پتہ نہیں یہاں بڑی FORMALITIES ہوتی ہیں۔ باقاعدہ ایک جلوس نکلے گا اور آپ کو اس طرح بات کرنی پڑے گی تو میں آپ کو کچھ لکھ دیتا ہوں۔ میں نے ان کو وہ چٹ واپس کر دی۔ میں نے کہا۔ مجھے اس کی بالکل کوئی ضرورت نہیں ہے میں بالکل خالی الذہن ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے جو توفیق عطا فرمائے گا۔ میں کہہ دوں گا۔ مجھے اس میں بالکل کوئی دلچسپی نہیں۔ ان کی FORMALITIES اپنی جگہ ہوں گی میں تو اپنی شخصیت لے کر جاؤں گا اور اس بے تکلفی سے بات کروں گا جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ وہاں جب گئے تو واقعی باقاعدہ طلبہ کے جلوس نکلے ان کے ایک خاص قسم کے ہیرالڈ آگے چلنے والے پھر ان کے پیچھے ایک خاص طبقہ پھر ان کے پیچھے کچھ اور لوگ۔ ان کے بعد معززین شروع ہوئے۔ پھر میئر صاحب کی باری آئی پھر میری باری آئی۔ پھر سکول کے پرنسپل صاحب اور آخر میں میزبان (ڈپٹی پرنسپل) کی باری آئی۔ اور الٹ ترتیب میں پھر واپسی ہونی تھی۔ خیر وہاں اسمبلی کی صورت میں جب ایک تقریب منعقد ہوئی تو میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچوں نے بھی اور بڑوں نے بھی سب نے اس تقریب میں غیر معمولی دلچسپی لینی شروع کر دی اور وہ جو TENSION اور FORMALITY کا ماحول تھا وہ یگانگت میں بدل گیا۔ میں نے بے تکلف انداز میں اسلام کا تعارف کرایا اور ان کو سمجھایا کہ اسلام کے اندر یہ یہ خوبیاں ہیں۔ اس لئے اسلام کی ان خوبیوں کو دیکھیں۔ اس پیغام پر غور کریں اور جس کا دل چاہتا ہے وہ اسے قبول کریں۔

طلباء کے دو گروپس سے تبادلہ خیالات: اس کے بعد پروگرام کے مطابق دو اجلاس ہوئے ایک سینئر طلبہ کا اور دوسرا جونیئر طلبہ کا۔ درمیان میں چائے کا وقفہ ہوا۔ چنانچہ سینئر طلبہ کے اجلاس کے دوران بھی اور بعد میں جونیئر طلبہ کے اجلاس کے دوران بھی میزبان نے کہا کہ آپ طلبہ کو مختصراً خطاب کریں اور پھر طلبہ دل کھول کر سوالات کریں گے یہ تقریب شروع سے لے کر آخر تک ساڑھے تین گھنٹے میں اختتام پذیر ہوئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان ہر دو اجلاس میں میں نے مختصر تعارف کرایا۔ سینئر طلبہ نے بڑے اچھے اچھے سوال کئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہ ساری ریکارڈنگ موجود ہے۔ جہاں تک میرے اور میرے ساتھیوں کے تاثرات کا تعلق ہے۔ طلبہ بہت ہی مطمئن ہوئے بڑی غیر معمولی محبت ظاہر کی اور اسلام میں دلچسپی لینی شروع کی اور پھر جونیئرز یعنی نسبتاً چھوٹی عمر کے طلباء آئے تو انہوں نے تو حد ہی کر دی۔ وہ سینئرز سے بھی زیادہ INTELLIGENT نکلے۔ انہوں نے ایسے ایسے سوال کئے جن کے متعلق ہمارا وہم بھی نہیں جا سکتا تھا۔ جب سب باتیں ہو گئیں اس وقت میرا دل یہ چاہتا تھا کہ ان کو بتاؤں کہ دجال کی بھی پیشگوئی ہے اور دجال کے متعلق یہ یہ باتیں بیان ہوئی ہیں لیکن خواہ مخواہ اچانک میں ان کو کہنا شروع کر دیتا کہ آپ لوگ ہی دجال ہیں اچھا نہیں لگتا تھا۔ لیکن میری دلی خواہش تھی کہ یہ حصہ بھی پورا ہو جائے اور مجھے یہ بتانے کا موقع مل جائے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغربی قوموں کے متعلق ایک خبر دی ہے کہ وہ کس قسم کی ہوں گی اور کس طرح دنیا میں فتنے پھیلیں گے کہ اتنے میں ایک چھوٹا سا بچہ اٹھ کر بولا کہ اینٹی کرائسٹ (ANTI CHRIST) کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ اینٹی کرائسٹ دجال کو کہتے ہیں۔ میں نے اس بچہ کا شکریہ ادا کیا کہ تم نے تو میرے دل کی بات کہہ دی ہے۔ چنانچہ دجال کے متعلق میں نے وہ ساری حقیقت بیان کرنی شروع کر دی۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ہے کہ اس طرح ایک کانا دیو ہوگا جو گدھے پر سوار ہوگا۔ لیکن میں نے بتایا کہ یہ تمثیلی کلام ہے۔ دجال اور اس کی سواری کی نشانیوں کے بارہ میں میں نے ابھی تھوڑی سی بات بیان کی تھی تو میں نے پوچھا کہ بچو! بات سمجھ آگئی ہے۔ سب نے کہا ہمیں سمجھ آگئی ہے۔ پھر میں نے لطیفہ کے طور پر کہا کہ سوائے اس گدھے کے جس کا ذکر ہو رہا ہے باقی سب کو پتہ لگ جاتا ہے کہ یہ گدھا کون ہے۔ انہوں نے اس لطیفہ کو بہت ENJOY کیا اور بڑے خوش ہوئے۔ بعد میں جب اس پیشگوئی کی مزید جزئیات کو بیان کیا تو ان کے دل یقین سے بھر گئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے نبی ہیں۔ کیونکہ ۱۴ سو سال پہلے اس زمانہ کی سواریوں کی ایسی شان سے اور اتنی وضاحت سے پیشگوئی کرنا کہ گویا آنکھوں کے سامنے ایک فلم چل رہی ہے۔ بتانا ہے کہ آپ ایک عظیم الشان رسول تھے۔ میں نے ان کو تفصیل سے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ دجال کا گدھا سمندر میں بھی چلے گا اور خشکی پر بھی چلے گا۔ بادلوں کے اوپر بھی سفر کرے گا اور اس کے پیٹ کے اندر بھی سواریاں بیٹھیں گی اور اندر بجلیاں روشن ہوں گی۔ چلنے سے پہلے اعلان کیا کریگا کہ میں جا رہا ہوں۔ میں نیویارک کے لئے تیار ہوں۔ میں سڈنی کے لئے تیار ہوں۔ جس نے آنا ہے آکے بیٹھ جائے۔ چنانچہ جب میں نے اس تفصیل سے پیشگوئی پر روشنی ڈالی تو طلبہ اس حیرت انگیز واقعہ سے اتنے متاثر ہوئے کہ ان کی شکلیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدل گئیں۔ وہ یہ سن کر بہت متاثر ہوئے کہ یہ ساری باتیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں۔

ایک پادری صاحب کی بوکھلاہٹ:

طلباء کی اس مجلس میں ایک پادری صاحب بھی موجود تھے وہ برداشت نہ کر سکے اس سے پہلے جب طلبہ کی ان دو مجلسوں کے درمیان چائے ہوئی تو وہ مجھ سے مل چکے تھے۔ انھوں نے بعض سوال کئے میں نے ان کے جواب دیئے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ لوگوں کے سامنے سوال کیوں نہیں کرتے؟ لیکن وہ کچھ گھبرا رہے تھے کیونکہ انھوں نے جو سوال کئے میں نے ان کے جواب دیئے لیکن ان کے پاس میرے سوالوں کا جواب کوئی نہیں تھا۔ غرض وہ لوگوں کے سامنے بات کرنے سے گھبراتے تھے لیکن جب انھوں نے دیکھا کہ آسٹریلین بچے تو محمد رسول اللہ کے بچے بن رہے ہیں تو ان کے دل میں شدید بے چینی پیدا ہوئی اور اٹھ کر جو سوال کیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے اندر کس قدر کڑواہٹ اور کس گھل رہی تھی۔ انھوں نے سوال یہ کیا کہ اصل میں تو مزہ تب آتا کہ اگر آپ کے ساتھ ہم دوسرے مسلمان لیڈروں کو بھی بلاتے اور پھر گفتگو کرواتے۔ پھر پتہ چلتا کہ سچ کس کی طرف ہے۔ میں نے کہا۔ میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ انھوں نے کیا کہنا تھا۔ اس لئے آپ مطمئن ہو جائیں کہ آپ نے کچھ بھی MISS نہیں کیا۔ میں نے کہا انھوں نے آکر یہ کہنا تھا کہ (معاذ اللہ) یہ کافر ہیں۔ یہ دجال ہیں۔ یہ جھوٹے ہیں یہ اسلام کے دشمن ہیں ان کا اسلام سے تعلق ہی کوئی نہیں۔ ہم ان کو باہر نکال بیٹھے ہیں۔ ان کا کیا حق ہے کہ خدا اور رسول کی محبت کی باتیں کریں۔ اور وہ سب کچھ جو ہم سے کر چکے ہیں وہ سب کچھ آپ کو بتاتے کچھ میں اور بتا دیتا ہوں کہ فلاں ملک میں ہمارے ساتھ یہ کیا۔ فلاں ملک میں یہ کیا۔ یہاں آکر آپ ان کو موقع دیں تو وہ یہاں بھی ہم سے یہی کر کے دکھائیں۔ تو آپ نے MISS کیا کیا ہے؟ یہ باتیں تھیں جو MISS کی ہیں اس کے سوا آپ کو بتانے کے لئے ان کے پاس ہے ہی کچھ نہیں۔

سکول کے پرنسپل صاحب کے تاثرات:

جب میں نے یہ بتایا تو بچے اور بھی زیادہ متاثر ہوئے اور ان کے چہروں سے خوشی ٹپکنے لگی اور انھوں نے محسوس کیا کہ کیا بے ہودہ بات کی ہے اور کیا اس کو جواب ملا ہے ایک اور سوال بھی اس نے کیا لیکن یہ تفصیلی باتیں ہیں کیسٹ موجود ہیں ان کے ذریعہ یہ پروگرام سنے جا سکتے ہیں بہرحال خدا کے فضل کے ساتھ اس تقریب کا جماعت پر بھی بہت اچھا اثر ہوا اور آسٹریلین پر بھی۔ چنانچہ وہاں سے مظفر احمد کا مجھے خط ملا ہے۔ یہ وہی دوست ہیں جن کے وہ پرنسپل صاحب واقف تھے انہی کے ذریعہ پرنسپل صاحب نے درخواست کی تھی کہ اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ایک تقریب تو کافی نہیں ہے اب ہمارے لئے اور تقریبوں کا انتظام کرو۔ کیونکہ بچوں میں بھی دلچسپی پیدا ہو گئی ہے تو مظفر نے مجھے لکھا کہ میں نے ان کو یہ جواب دیا کہ آپ فکر نہ کریں اب مسجد مکمل ہو گی تو انشاء اللہ ایک اور تقریب ہو گی اور اب تقریبات پیدا ہوتی رہیں گی یہ راہ و رسم جو جاری ہوئی ہے اب یہ انشاء اللہ تعالیٰ بند نہیں ہو گی چنانچہ اس پر پرنسپل صاحب نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور بتایا کہ سارے سکول میں اسلام کے بارہ میں بڑی دلچسپی پیدا ہو گئی ہے اب میرا خیال یہ ہے کہ ان کو ویڈیو فلمیں بھجوائی جائیں اور اگر وہ اچھی نہ ہوں تو کیسٹس بھجوائی جائیں اور باقی سکولوں میں بھی۔ اس کو جاری کیا جائے۔

آسٹریلیا کے دارالخلافہ میں ایک اہم لیکچر

آسٹریلیا کا ایک اور اہم پروگرام بھی قابل ذکر ہے لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے وقت بہت مختصر ہے اور باتیں بہت لمبی ہیں لیکن یہ پروگرام ایسا ہے جس کا ذکر بڑا ضروری ہے اور یہ ہے آسٹریلین نیشنل یونیورسٹی کینبرا کی تقریب! ہوا یہ کہ یونیورسٹی کے ایک شعبے نے ہماری جماعت سے درخواست کی کہ ہمیں بھی موقع دیا جائے اور یہاں بھی ایک تقریر ہونی چاہیئے چنانچہ جب جماعت کے ساتھ پروگرام طے ہو گیا تو اس شعبے پر دوسرے مسلمانوں نے اتنا دباؤ ڈالا کہ وہ شعبہ اپنے وعدہ سے پھر گیا اور بڑی معذرت کے ساتھ ان کی چٹھی آگئی کہ ہم مجبور ہو گئے ہیں دباؤ برداشت نہیں کر سکتے اس لئے ہم معذرت کرتے ہیں ہماری دعوت منسوخ سمجھی جائے۔ اس یونیورسٹی میں ایک اور شعبہ HEBREW اور مذہبی تاریخ کا ہے جب ان کو پتہ چلا تو انہوں نے کہا ہمیں موقع دیا جائے ہم تقریر کرواتے ہیں جب ان کے ساتھ پروگرام طے ہو گیا تو پہلے شعبہ کے سربراہ نے دوبارہ لکھا کہ جی ہمارا موقع ہمیں واپس کر دو غلطی ہو گئی تھی ہم نے کہا کہ اب تو واپس نہیں ہو سکتا۔ اب تو انہوں نے شرافت کا نمونہ دکھایا ہے ان کا حق ہے۔ چنانچہ دوسرے شعبہ میں تقریب طے ہو گئی جس دن ہم نے وہاں تقریر کے لئے جانا تھا اس سے ایک رات پہلے ہمارے مقامی نیشنل پریذیڈنٹ ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب بڑے پریشان ہو کر تشریف لائے اور کہنے لگے بہت فکر کی خبریں آرہی ہیں ابھی اطلاع ملی ہے کہ اس سربراہ کو جس نے دعوت دے کر تقریر رکھوائی تھی بڑی سخت دھمکیاں دی گئی ہیں اور اس قدر دباؤ ڈالا گیا ہے کہ وہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے پاس پہنچے اور کہا کہ اب میرے لئے کیا حکم ہے اس کو منسوخ کر دوں یا جاری رکھوں وائس چانسلر کوئی صاحب دل آدمی تھے۔ انہوں نے کہا کہ منسوخ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ لاء اینڈ آرڈر اور سکیورٹی کو قائم رکھیں اس لئے بالکل پیچھے نہیں ہٹنا۔ صدارت بھی خود ہی کرنی ہے اور تقریب کو جاری رکھنا ہے۔ اس کے باوجود ڈاکٹر صاحب بڑے پریشان تھے کیونکہ وہاں بعض ایسے لوگ تھے جو اخوان المسلمین سے تعلق رکھتے تھے اور ان کے ارادے بظاہر بہت برے تھے میں نے ان سے کہا آپ فکر نہ کریں ہمیں تو قطعاً کوئی پرواہ نہیں ہے یہ مخالفتیں تو ہماری زندگی کا حصہ ہیں اور جب مخالفتیں ہوتی ہیں تو پھر جب خدا کے فضل آتے ہیں تو لطف بھی بہت آتا ہے اس لئے بالکل مطمئن رہیں انشاء اللہ کچھ نہیں ہو گا ہم اللہ کے فضل سے جائیں گے جو بھی ہو گا ٹھیک ہے ہم اللہ کی رضا پر راضی ہیں۔

خدا تعالیٰ کی رحمت ساتھ نہیں چھوڑے گی

جس دن ہم نے صبح کینبرا روانہ ہونا تھا اس رات میں نے ایک ایسا خواب دیکھا جس سے میرا دل بہت ہی مطمئن ہو گیا اور میں اس یقین سے بھر گیا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہمارا ساتھ نہیں چھوڑے گی۔ میں نے صبح اٹھ کر بچوں کو بتایا کہ اب مجھے اور بھی زیادہ تسلی ہو گئی ہے۔ پہلے تو یہ تھا کہ جو ہو اس پر راضی ہیں لیکن اب یہ تسلی بھی ہو گئی ہے کہ وہ ہمارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکیں گے۔ ان کی کچھ بھی پیش نہیں جائے گی۔ چنانچہ خواب کا مضمون کچھ اس طرز کا تھا جس سے انسان کو محسوس ہو جاتا ہے کہ یہ عام خواب نہیں ہے۔ میں نے دیکھا کہ ایک موٹر ہے جس کے دائیں طرف میں بیٹھا ہوں اور اس کا سٹیئرنگ کوئی نہیں ہے اور پھر بھی میں اس کو چلا رہا ہوں میرے بائیں طرف جماعت کے تین چار عہدے دار بیٹھے ہوئے ہیں اتنے میں شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی والے آتے ہیں اور کہتے ہیں میں نے ساتھ بیٹھنا ہے میں نے کہا میرے دائیں طرف بیٹھ جائیں جس طرح ہمارے ہاں آجکل جگہ نہ رہے تو ٹرکوں پر 'رانگ سائیڈ' (WRONG SIDE) پر بٹھانے کا رواج ہے تو میں نے ان کو کہا میرے دائیں بیٹھ جائیں اور یہ رانگ سائیڈ نہیں تھی رائٹ سائیڈ تھی وہاں ان کو بٹھا لیا اور وہ بڑی محبت سے میرے ساتھ جڑ کر بیٹھ گئے اور مجھے کوئی تعجب نہیں ہے کہ میں کس طرح موٹر چلاؤں گا اس میں تو سٹیئرنگ کوئی نہیں ہے اور بظاہر کوئی انجن نظر نہیں آتا لیکن میں بیٹھا ہوا ہوں اور مجھے پورا یقین ہوتا ہے کہ اسی طرح موٹر چلے گی۔ کچھ دیر کے بعد یہ نظارہ بدلا اور شیخ رحمت اللہ صاحب (ان کے نام میں اصل پیغام ہے) نے کہا کہ میں ایک منٹ کے لئے ذرا کہیں سے ہو کے آتا ہوں۔ جب وہ ایک منٹ کے لئے گئے تو ادھر سے ایک دو اور آدمی داخل ہو گئے کہ اچھا موقع مل گیا ہے اور انہوں نے ساری جگہ پر قبضہ کر لیا اور میں انتہائی دائیں طرف سمٹ گیا اور وہ سب میری طرف آکر بیٹھ گئے اور وہ سب جماعت کے عہدیدار لگتے تھے کہ ٹھیک ہے اب ہمیں موقع مل گیا ہے۔ شیخ صاحب واپس آئے انہوں نے کہا میں کہاں بیٹھوں۔ میں نے کہا آپ یہاں ساتھ کھڑے ہو جائیں۔ پرانے زمانہ کی کاروں میں پیچھے ایک چھوٹا سا پلیٹ فارم نکلا ہوتا تھا اسی قسم کا ایک چھوٹا سا پلیٹ فارم بھی ان کو مل گیا اور وہ میرے ساتھ جڑ کر کھڑے ہو گئے میں نے کہا نہیں اس طرح نہیں آپ اندر آجائیں اور میری گود میں بیٹھ جائیں وہ اندر آئے اور میری گود میں بیٹھ گئے اور جب وہ بیٹھے تو جگہ نکل آئی اور وہ اتر کر دائیں طرف آرام کے ساتھ جڑ کے بیٹھ گئے۔ میں نے اس خواب کے دیکھنے کے بعد اپنے ساتھیوں سے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح خوش خبری ہے اور یہ انسانی دماغ کی بنائی ہوئی خواب ہو ہی نہیں سکتی۔ وقتی طور پر جو پریشانی ہوئی اسے دیکھ کر انہوں نے بظاہر یہ سمجھا کہ اللہ کی رحمت جدا ہو گئی ہے اور اب وہ تائید الٰہی کا سلوک نہیں ہو رہا۔ یہ وہم تھا اس خواب کے ذریعہ بتا دیا گیا کہ خدا کی رحمت جدا نہیں ہو گی اس نے تو خدا کے فضل سے ہمارے ساتھ جگہ بنانی ہی بنانی ہے۔

دلچسپ مجلس سے آسٹریلین بہت متاثر ہوئے:

چنانچہ جب ہم کینبرا پہنچے تو ہم نے یہی نظارہ دیکھا لوگوں نے بائیکاٹ بھی کر رکھا تھا اور اس کے علاوہ وہ تیار ہو کر بھی آئے ہوئے تھے کہ وہاں ایسے سوال کریں گے کہ جس سے ان کا سارا اثر مٹ جائے گا چنانچہ بعض لوگوں نے بڑے بے ہودہ سوال بھی کئے مثلاً یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام انگریز کا خود کاشتہ پودا تھے۔ جب تقریر ختم ہوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو سوالات شروع ہوئے اور زیادہ تر انہی لوگوں کی طرف سے سوال ہوئے جو تیار ہو کر آئے تھے لیکن خدا نے ایسا فضل کیا کہ ان سوالات کے نتیجہ میں جماعت کا سچا تعارف ہونا شروع ہوا۔ میرا مضمون تو جماعت احمدیہ اور غیر احمدی فرقوں کے اختلاف کے متعلق تھا ہی نہیں میرا مضمون تو اسلام کی امتیازی خوبیوں پر تھا اور سوال اس تقریر کے مضمون کے مطابق ہونے چاہیئے تھے لیکن ان لوگوں کے ارادے اور تھے وہ سوال تیار کر کے آئے تھے احمدیت اور غیر احمدی فرقوں میں امتیاز اور فرق کیا ہے۔ اس پر میں نے ان کا شکریہ ادا کیا کہ جو باتیں میں کہنا چاہتا تھا لیکن اس وجہ سے کہ میرا مضمون اور ہے میں مجبور تھا کہہ نہیں سکتا تھا اب مجھے موقع مل گیا ہے آپ سوال کرتے جائیں میں جواب دیتا جاتا ہوں۔ صاحب صدر سے بھی میں نے اجازت لے لی کہ اگرچہ ان کے سوال مضمون سے ہٹ کر ہیں لیکن مجھے کوئی اعتراض نہیں چنانچہ بڑی دلچسپ مجلس لگی جو آسٹریلین تھے وہ سوال و جواب سے خاص طور پر متاثر ہوئے اور جماعت کے قریب آ گئے اور ان کو محسوس ہوا کہ سچائی تو ہے ہی یہاں۔ یہاں تک کہ سوال کرنے والوں میں کچھ گھبراہٹ اور تلخی شروع ہو گئی۔ آخر پر جو سوال کیا گیا اس کا جواب ابھی میں دے ہی رہا تھا کہ صاحب صدر نے کہا بات یہ ہے کہ یہ ہال ۴ بجے سے دوسری پارٹی کے لئے BOOKED ہے (حضور کی تقریر دو بجے سے چار بجے تک تھی) اور ہمیں پتہ ہوتا کہ اتنی دلچسپی لی جائے گی اور اتنی لمبی مجلس ہو گی تو ہم زیادہ دیر کے لئے یہ ہال ریزرو کروا لیتے تو باوجود اس کے کہ دلچسپی ختم نہیں ہوئی ہمارا وقت ختم بھی ہو چکا ہے بلکہ بیس منٹ اوپر ہو چکے ہیں اور باہر لوگ تنگ کر رہے ہیں چٹیں آ رہی ہیں کہ ہمارے لئے ہال خالی کرو یہاں نیا گروپ آ گیا ہے میں نے کہا ٹھیک ہے مجبوری ہے ختم کر دیتے ہیں یہ بھی ان کی شرافت تھی کہ ۲۰ منٹ تک چپ کر کے بیٹھے رہے اور مجھے نہیں بتایا ان صاحب سے جو سوال کر رہے تھے اور ملیشیا کے رہنے والے تھے ان سے میں نے کہا کہ میں باہر آپ کا انتظار کرتا ہوں اگر آپ کو سوال کرنے کی حسرت رہ گئی ہے تو باہر تشریف لے آئیں وہاں چائے پئیں گے مجلس لگے گی آپ کے ساتھ بات ہو جائیگی وہ بیچارے سوالوں سے اتنے پشیمان ہو چکے تھے کہ ان کی طرف سے پیغام آ گیا کہ میں نے بھی نئی مجلس میں بیٹھنا ہے اس لئے آپ میرا انتظار نہ کریں آپ چلے جائیں۔ دس منٹ کے بعد جب انہوں نے یہ سمجھا کہ ہم چلے گئے ہوں گے تو وہ باہر نکل آئے میں دیکھتے ہی ان کی طرف بڑھا میں نے کہا السلام علیکم آئیں سوال کریں انہوں نے کہا نہیں میں نے سوال نہیں کرنا وہاں سے دوڑ گئے۔

آسٹریلین یونیورسٹی کے ایک طالب علم سے دلچسپ مکالمہ

ایک اور دلچسپ واقعہ جو یہاں رونما ہوا وہ یہ تھا کہ جب ہم موٹر میں بیٹھنے لگے تو یونیورسٹی کے ایک طالب علم ہمارے پیچھے پیچھے آ گئے اور کہنے لگے ایک بات تو پکی ہو گئی نا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں وہ تو نہیں اب بچتے ان کا قصہ چھوڑیں نیا مسیح آنا ہے تو مجھے یہ بتائیں کہ میں کیوں نہیں ہو سکتا فلاں کیوں نہیں ہو سکتا یعنی یہ تھا اس تقریب کے نتیجہ میں ان کی سوچ کا رخ! اب یونیورسٹی کا ایک سینئیر طالب علم ہے اور برملا کہتا ہے کہ یہ غیر احمدیوں نے موقع دیا ہے ہمیں ان باتوں کے فیصلہ کرنے کا کہ پہلا عیسیٰ فوت ہو گیا اس نے اب نہیں آنا تو کہتا کہ میں کیوں نہیں مسیح ہو سکتا۔ میں نے کہا کیوں نہیں ہو سکتے۔ تم بھی ہو سکتے ہو فلاں بھی ہو سکتا ہے اور فلاں بھی ہو سکتا ہے لیکن ایک مشکل ہے کہ جسے اللہ نہ کہے کہ تم مسیح ہو وہ نہیں ہو سکتا جس کو خدا نے کہنا تھا کہہ دیا ہے تمہیں نہیں کہا۔ کہتا ہے کہ مصیبت اب یہ ہے کہ بہت سارے دعویدار پیدا ہو جاتے ہیں اب ہم سچے مسیح کو کس طرح تلاش کریں لیکن یہ سوال اس نے ذرا ٹھہر کر کیا اس کے بعد جو اس نے بات کی وہ اور بھی دلچسپ تھی کہنے لگا اگر خدا مجھے کہدے تو پھر تو میں ہو سکتا ہوں میں نے کہا عقلاً ہو سکتے ہو جس کو خدا کہدے وہ مسیح ہو جائے گا اس میں کوئی شک نہیں لیکن یہ بتائیں آپ کو اس کا شوق کیا ہے تمہیں پتہ ہے پہلے مسیح سے کیا سلوک ہوا تھا اور تمہیں میں نے تھوڑا سا بتایا ہے کہ نئے مسیح سے بھی کیا سلوک ہو رہا ہے اور کس طرح ہمارے گھر جلائے جا رہے ہیں۔ اور کس طرح ہمیں اپنے مذہب کا نام رکھنے کا حق نہیں دیا جا رہا۔ کس طرح ہماری دکانیں لوٹی جاتی ہیں اور کس طرح ہمارے زندہ اور فوت شدہ بزرگوں، مردوں اور عورتوں کو گالیاں دی جاتی ہیں اس کے برعکس حوصلے سے برداشت کرنے کی ہمیں تعلیم دی جاتی ہے ہمارے سر پر جو کچھ گذر جائے ہم نے اس کو برداشت کرنا ہے۔ جگہ جگہ بچے ذبح کئے جاتے ہیں والدین کے سامنے اور باپ جوان بچوں کے سامنے ذبح کر دیئے جاتے ہیں۔ میں نے کہا یہ ہے مسیحیت کہتا ہے یہ مسیحیت ہے۔ تو میری توبہ میں مسیح نہیں بننا چاہتا میں نہیں مسیح بنتا۔ میں نے کہا بس ٹھیک ہے۔ اب آپ خوب سمجھ گئے ہیں پھر وہ کہنے لگا کہ اب مجھے آپ یہ بتائیں کہ سچے کا کس طرح پتہ کریں مجھے پریشانی ہے بہت سے لوگ آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صداقت ہماری طرف ہے ہمیں کس طرح پتہ لگے گا کہ وہ سچے ہیں میں نے کہا اس کا بڑا آسان علاج ہے۔ آپ اللہ سے پوچھیں دعا کریں وہ تمہیں صحیح راستہ بتائے گا۔ جس سے ملنے جانا ہو اس سے راستہ پوچھا جاتا ہے غیر اللہ کے پاس جاؤ گے تو وہ تمہیں غلط رستہ بتائے گا اس نے کہا ہاں یہ ٹھیک ہے اب میں مطمئن ہو گیا ہوں میں یہ وعدہ کرتا ہوں میں دعا کروں گا یہاں میرے احمدی واقف دوست ہیں انہوں نے مجھے بلایا تھا جب مجھے تسلی ہو گئی تو پھر میں ان کی معرفت احمدی ہو جاؤں گا۔ پس آسٹریلین دل کی جو اس وقت کیفیت تھی اس کے اظہار کے طور پر اللہ تعالیٰ نے اس نوجوان کو ہمارے پاس بھجوا دیا یہی نہیں ہم نے ہر جگہ خدا کے فضلوں کی بارش ہوتے دیکھی اور دلوں کو تبدیل ہوتے دیکھا۔

اہل آسٹریلیا کو اسلام کا نیا پیغام

آخری بات یہ ہے کہ آسٹریلیا کی سرزمین پر بکثرت ایسے دل پیدا کئے ہوئے ہیں۔ جو تھوڑی سی کوشش کا انتظار کر رہے ہیں اور بڑی جلدی جلدی وہ انشاء اللہ اسلام میں داخل ہوں گے میں نے ان کو مسجد کی سنگ بنیاد کی تقریب پر جو پیغام دیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے خاص تصرف کے تابع تھا اس پیغام کی صداقت کے اظہار کا آغاز ہو چکا ہے میں نے اہل آسٹریلیا سے کہا تھا کہ تم آئے تھے اس ملک میں اس زمانے میں جب کہ یہ ملک نیا نیا دریافت ہوا تھا۔ یعنی انگریز قوم جو بعد میں یہاں آباد ہوئی اس نے بزور شمشیر اس کو فتح کیا اور ایک نو آبادی بنائی۔ اور اسے نو آبادی بنانے کے دوران تم نے اصل باشندوں پر بڑے مظالم بھی کئے ہیں۔ ویسے بھی نو آبادیات کے ساتھ مظالم کا ایسا جوڑ ہے جو الگ ہو ہی نہیں سکتا۔ آج ہم تمہیں اسلام کی نو آبادی بنانے کے لئے آئے ہیں اس کے ساتھ بھی ظلم وابستہ ہیں لیکن تم کرو گے اور ہم سہیں گے یہ مضمون الٹ جایا کرتا ہے، روحانی نو آبادیوں میں۔ پرانے باشندے نئے داخل ہونے والوں پر مظالم کیا کرتے ہیں جب کہ دنیاوی نو آبادیوں میں نئے باشندے پرانوں پر ظلم کیا کرتے ہیں یہ ایک تقدیر ہے جو نہیں بدلا کرتی۔ پس ہم یہ سب کچھ دیکھ کر آئے ہیں اور تیار ہو کر آئے ہیں۔ اور ہم یہ عزم لے کر آئے ہیں کہ ہم نے تمہیں مسلمان بنا کے چھوڑنا ہے۔ تم آج ہماری کم مائیگی پر نگاہ نہ کرو آج یہ خیال نہ کرو کہ ہم اپنے ملک میں بھی مسلمان کہلاتے ہیں کہ نہیں کہلاتے میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ خدا کی نظر میں ہم مسلمان ہیں اور جس پر خدا کی محبت کی نظر پڑتی ہے وہ دنیا میں لازماً کامیاب ہوا کرتا ہے اس لئے تمہیں اب صاحب عزم لوگوں سے واسطہ پڑے گا۔ جس طرح تم نے اس ملک کو کسی زمانہ میں فتح کیا تھا اب ہم فتح کریں گے لیکن محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر فتح کریں گے اور نہیں چھوڑیں گے جب تک تمہارے دل جیت نہ لیں۔

دنیا کی سب سے پرانی قوم

پس میں احباب جماعت سے یہ کہتا ہوں کہ آپ سب دعائیں کریں اور اپنی قربانیوں کے معیار کو بلند کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دن رات دعائیں کریں کہ ہمیں اسلام کو چار دانگ عالم میں غالب کرنے کی توفیق عطا ہو۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اس کثرت کے ساتھ سعید روحیں وہاں پڑی ہوئی ہیں اور ایسی زمینیں ہیں جن پر ہل نہیں چلایا گیا۔ وہ کنواریوں کی طرح ہیں اور انتظار کر رہی ہیں مسیح محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ کب اس کا پیغام پہنچے اور ہمارا دولہا ہمیں نصیب ہو۔ سو اس پیغام کا آغاز وہاں ہو چکا ہے۔ اس ضمن میں ایک کنواری قوم جو حقیقتاً کلیتہً اسلام سے بالکل نابلد اور کنواری رہ گئی ہے اس کا ذکر بھی میں کر دیتا ہوں۔ وہ قوم ہے آسٹریلیا کی اصل قوم۔ یہ ایک ایسی قوم ہے جو دنیا کی معلوم قوموں میں سب سے زیادہ پرانی تاریخ رکھتی ہے محققین کا پہلے یہ اندازہ تھا کہ یہ چالیس ہزار سال پرانی قوم ہے اب نئی تحقیق ہوئی تو ان کے بعض آثار اس سے بھی پرانے نظر آئے اور یہ کہا گیا کہ یہ پچاس ہزار سال پرانی قوم ہے۔ ہم اپنے لحاظ سے مدتوں کے ناپنے کے جو پیمانے رکھتے ہیں ان کے مطابق ہم کہتے ہیں کہ اہرام مصر کو بنے ہوئے ساڑھے پانچ ہزار سال ہو گئے ہیں اور یہ گویا ہمارے نقطہ نگاہ سے ایک قدیم قوم ہے لیکن آسٹریلیا کے اصل باشندوں کے سامنے تو یہ ایک چھوٹا سا بچہ ہے غرض آسٹریلیا کی اصل قوم قدیم زمانے سے وہاں آباد ہے اور اب محققین یہ کہتے ہیں کہ تعجب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں ہوگا اگر یہ مان لیا جائے کہ یہ لوگ ایک لاکھ سال پہلے سے یہاں آباد ہیں پس آسٹریلیا کی یہ وہ اصل قوم ہے

ایک قوم جو احمدیت کے لئے دل کھول سکتی ہے

جو اسلام سے کلیتہً ناآشنا تھی میں نے وہاں جماعت سے کہا کہ مجھے تو بڑی سخت بے چینی ہے جب تک ان کے لیڈروں سے ملاقات نہ ہو اور ان کو اسلام کا پیغام پہنچانے کی راہیں نہ کھلیں میرا یہ سفر مکمل نہیں ہو سکتا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ پیشگوئی ہے کہ کنواریاں اس کا انتظار کریں گی اور آسٹریلیا میں تو پھر بھی اسلام کسی نہ کسی رنگ میں داخل ہو چکا ہے لیکن یہ ایک کنواری قوم ہے اس لحاظ سے کہ اس میں اس وقت ایک بھی مسلمان نہیں ہے ان میں اسلام کو لازماً داخل ہونا ہے اس لئے ان سے ملاقات کا انتظام کرو چنانچہ ان کی ایک لیڈر سے بات ہوئی لیکن وہ کچھ گھبرا گئیں معلوم ہوتا ہے ان پر بھی کچھ دباؤ پڑا ورنہ عموماً وہاں یہ رواج نہیں ہے لیکن آخری وقت میں انہوں نے معذرت کر دی کہ اب میں نہیں آسکتی۔ ان کے ایک اور بڑے اچھے تعلیم یافتہ لیڈر تھے انہوں نے حوصلہ دکھایا اور ملنے کے لئے تشریف لائے۔ چنانچہ ان سے بڑی لمبی گفتگو ہوئی اور اس گفتگو سے پتہ چلا کہ وہ قوم اگر اپنے دل کھول سکتی ہے تو صرف احمدیت کے لئے کھول سکتی ہے

آسٹریلیا کی اصل قوم کا مذہب

ان سے بڑی لمبی گفتگو ہوئی میں اس وقت صرف اس کا خلاصہ بیان کر سکتا ہوں جب شروع میں ہمارا ایک دوسرے سے تعارف ہوا تو وہ باتیں کرتے ہوئے بہت جھجکتے تھے چنانچہ ادھر ادھر کی بہت سی باتوں کے بعد میں نے ان سے پوچھا کہ مجھے ایک بات کا تعجب ہوتا ہے کہ آپ کے مذہب کے بارہ میں ہمیشہ سرسری ذکر ہوتا ہے حالانکہ میں نے آپ کے متعلق بہت سی کتابیں پڑھی ہیں۔ یہاں آنے سے پہلے تیاری کی تھی اور یہاں آکر بھی کئی کتابیں پڑھی ہیں لیکن ان میں آپ کے مذہب کے بارہ میں بالکل سرسری ذکر ملتا ہے گویا کہ آپ کا مذہب ہے ہی کچھ نہیں۔ لیکن آپ کے متعلق دوسری باتیں تفصیلی بیان ہوئی ہیں۔ تھوڑے سے تامل کے بعد انہوں نے کہا کہ بات دراصل یہ ہے کہ میں آپ کو راز کی بات بتاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ہم لوگ PROFANE یعنی دنیادار لوگوں سے صرف دنیاداری کی باتیں کرتے ہیں۔ ہم اپنے مذہب کے متعلق ان کو باتیں بتا کر اپنے مذہب کو پلید نہیں کرنا چاہتے اس لئے ہمارے بڑے لوگ بڑے ذہین لوگ ہیں وہ دیکھتے ہیں کہ کس قسم کا آدمی ہے اس لئے لاکھ یہ کوشش کریں، ہم اپنے مذہب کے متعلق خاموش ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ہم جھوٹ نہیں بولتے ہماری عادت ہی نہیں ہے نہ ہمارا بچہ جھوٹ بولتا ہے اور نہ بڑا۔ اس لئے میں آپ کو صاف صاف بتا رہا ہوں مذہب ہمارا ایک SECRET ہے جس کے متعلق ہم بتانا نہیں چاہتے۔ سنی سنائی باتوں یا ہماری رسموں سے لوگ اندازے کرتے ہیں کہ ہمارا یہ مذہب ہوگا اور بس۔

اسلام کی تبلیغ کی نئی راہیں

پھر جب کچھ مزید باتیں ہوئیں تو میں نے ان کی آنکھوں میں چمک دیکھی محبت اور پیار کے ساتھ وہ میرے زیادہ قریب آئے تو مجھے انہوں نے کہا کہ میں آپ سے یہ وعدہ کرتا ہوں کہ جو کچھ مجھے پتہ ہے وہ میں بتا دیتا ہوں لیکن مجھے سب کچھ کے متعلق پتہ نہیں ہے تاہم آپ جو سوال کریں اس کے متعلق مجھے جو بھی علم ہوگا بتا دوں گا۔ میں نے کہا میں آپ کا بے حد ممنون ہوں لیکن میں تو صرف اس پر راضی ہونے والا نہیں ہوں میں تو آپ کے لئے اسلام کا پیغام لے کر آیا ہوں اور اس ارادہ سے آیا ہوں کہ میں نے آپ کی قوم کو جیتنا ہے اسلئے اگر آپ کچھ متاثر ہوئے ہیں تو آپ میری مدد کریں آپ اپنے رہنماؤں کو جانتے ہیں ہمیں تو یہ بھی پتہ نہیں کہ وہ کون ہیں کیونکہ بڑی مستند کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ آپ کے مذہبی راہنما ہیں ہی کوئی نہیں لیکن آپ مجھے بتا رہے ہیں کہ یہ بالکل غلط بات ہے۔ ہمارے ہاں بڑے بڑے مذہبی لوگوں کی ایک جماعت ہے اس میں معروف لوگ ہیں لیکن وہ باطنی ہیں وہ خود بھی لوگوں کی نظروں سے چھپے ہوتے ہیں اور ویسے بھی ان کا صوفیانہ مزاج ہے۔ جب تک ان میں آپ داخل نہیں ہوتے ہماری قوم میں داخل نہیں ہو سکتے۔ میں نے کہا ان کے پتہ جات! اس نے کہا میں دیتا ہوں اور آپ کا تعارف بھی کرواتا ہوں۔ میں نے کہا تم تو کہتے تھے کہ وہ کسی غیر سے بات نہیں کرتے تو اس نے کہا کہ اگر آپ جائیں تو میرا اندازہ ہے کہ آپ کے ساتھ کھل کر بات کریں گے کیونکہ میں بھی باتوں باتوں میں آپ سے کھل گیا ہوں۔ پھر اس نے کہا کہ ہم بے وقوف قوم نہیں ہیں ہم بڑی گہری فراست رکھتے ہیں۔ دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ہمیں اس بات کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ وہ کس قسم کا آدمی ہے اگر ہمارے مزاج کا آدمی مل جائے گا تو ہم نے کوئی ایسی قسم نہیں کھائی ہوئی کہ ہم نے کسی کو کوئی بات بتانی ہی نہیں ہم اپنے ہم مزاج اور ہم رنگ لوگوں کے ساتھ کھل کر بات کرتے ہیں۔ میں نے کہا پھر میں تو جا رہا ہوں ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب ہیں ان سے تعارف کروائیں۔ چنانچہ انہوں نے وعدہ کیا کہ ہال میں ان کی مدد کروں گا اور ان کا اپنے بڑوں سے تعارف کروا دوں گا

میں نے ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب کو کہا کہ آپ ان سے کوئی بات تکلف سے نہ کریں سیدھی سادی سچائی کا پیغام دیں۔ اللہ کی محبت کی بات کریں۔ ہمیں اور کچھ چاہیئے ہی نہیں صرف یہی ایک بات کریں کیونکہ یہ روح سے نکل کر روح میں ڈوب جاتی ہے اور اس کے رستے میں کوئی روک نہیں ہوتی۔ دنیا کی کوئی طاقت ایسی نہیں جو اس کی راہ میں حائل ہو سکے۔ اگر کشش ثقل کی راہ میں کوئی چیز حائل نہیں ہو سکتی تو محبت الٰہی کی راہ میں کیا چیز حائل ہو سکتی ہے۔ کشش ثقل ایک ایسی طاقت ہے کہ اس کی راہ میں کوئی چیز حائل نہیں ہو سکتی اور کشش ثقل دنیوی قانون کی صورت میں محبت الٰہی کا ایک مظہر ہے اس لئے کہ مذہب کے دائرہ میں محبت الٰہی ایک عظیم الشان طاقت ہے جس کے رستے میں کوئی روک نہیں ہے۔ اس لئے میں نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ آپ نے خالصتہً اللہ کی محبت کی بات کرنی ہے اور سادہ رہنا ہے ان سے کوئی لمبی چوڑی تقریریں نہیں کرنیں۔ شروع میں بس ان سے مل لیں اپنا تعارف کروائیں کہ آپ کون ہیں پھر وہ آپ کو پہچاننے لگ جائیں گے تو کھل کر باتیں بھی کریں گے۔

وہاں تبلیغ کا جو نیا رستہ نکلا ہے اس کے متعلق ایک تو احباب یہ دعا کریں کہ جن احمدی دوستوں کو میں یہ نصیحت کر کے آیا ہوں کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھائیں ان کو بھی خدا توفیق عطا فرمائے وقت کی قربانی کا جذبہ عطا فرمائے ان کی باتوں میں اثر پیدا کر دے۔ ان کو وہ ملکہ عطا ہو اور ان کے منہ سے وہ باتیں نکلیں جو اثر کئے بغیر نہ رہ سکیں۔ وہ ایک قدیم ترین اور مظلوم قوم ہے۔ اگرچہ مذہب سے ایک محرومی بھی ہے۔ لیکن خدا نے ان سے پیار کا ایک سلوک بھی کیا ہوا ہے اور وہ سلوک یہ ہے کہ جب میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے متعلق مغربی لوگوں نے لکھا ہے کہ آپ کی قوم ایک ڈریمی (DREAMY) قوم ہے یعنی خوابوں میں بسنے والی ہے۔ تو اس کا کیا مطلب ہے انہوں نے کہا کہ وہ ہماری اصطلاح نہیں سمجھتے۔ آپ لوگ ہماری باتیں نہیں سمجھ سکتے۔ میں نے کہا نہیں میں سمجھ جاؤں گا آپ مجھے بتائیں تو جو بات انہوں نے بتائی وہ بالکل وہی ہے۔ جو سچی خوابوں کا تصور اسلام میں پایا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ مغربی لوگ نہیں سمجھتے کہ ہمارا ایک خالق ہے۔ ایک تخلیقی روح ہے جس سے ہمارا تعلق جاری و ساری ہے اور وہ رؤیا کے ذریعہ ہمیں آئندہ کے حالات بتاتا ہے۔ کن باتوں سے بچنا ہے وہ بھی بتاتا ہے۔ جب ہم اس سے منت کرتے ہیں تو وہ ہمیں خوشخبریاں بھی عطا کرتا ہے۔ چنانچہ جب مغربی لوگوں کو ان خوابوں کی یہ خبر پہنچتی ہے تو یہ بے چارے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ڈریمی ان معنوں میں ہیں کہ گویا تصورات کی دنیا میں خوابیں دیکھنے والی قوم ہیں حالانکہ ایسا ہرگز نہیں۔ یہ ایک ٹھوس حقیقت ہے اور ہم سب کو علم ہے کہ یہ تعلق ہے۔ پھر میں نے جب ان سے پوچھا کہ آپ کو کشوف بھی ہوتے ہیں تو انہوں نے کہا سب کو نہیں ہوتے اور اس بات میں بھی بڑی سچائی تھی۔ انہوں نے کہا خوابیں تو ہم میں سے ہر آدمی دیکھ لیتا ہے جب وہ اپنی تخلیقی روح سے تعلق قائم کرتا ہے تو اسے ایسی باتیں نظر آجاتی ہیں لیکن جہاں تک کشوف کا تعلق ہے۔ یہ ہمارے ELDERS یعنی خاص بزرگوں کو ہوتے ہیں وہ دن دھاڑے جاگتے ہوئے آنکھیں کھول کر ایسے نظارے دیکھتے ہیں جو تخلیقی روح کی طرف سے دکھائے جاتے ہیں اور وہ بالکل اسی طرح پورے ہو جاتے ہیں۔ پھر میں نے اگلے قدم سے متعلق پوچھا کہ الہام بھی ہوتا ہے۔ میں نے بتایا کہ الہام اس چیز کو کہتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ نہیں الہام ہمیں نہیں ہوتا صرف سچی خوابوں تک پہنچے ہیں۔ پھر میں نے کہا کہ آپ کے لئے ھدیً للمتقین کا قدم ابھی باقی ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین میں داخل ہوں گے تو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو خدا روشن ہوا وہ آپ لوگوں پر روشن ہوگا تو میں نے سوچا ان کے لئے بھی روحانیت کی بڑی بڑی منازل طے کرنے والی ہیں۔ یہ جو انہوں نے بتایا ہے یہ تو پسماندہ قوم کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے غذا ہے تاکہ وہ زندہ رہے اور زندگی کے سانس لیتی رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صرف اسلام ہی ہر مظلوم کی حقیقی پناہ گاہ ہے

پس ان کے اندر میں نے جو سچائی دیکھی ہے اور ان کی مظلومیت کی جو بڑی لمبی داستان ہے اس کے نتیجہ میں میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس قوم کا حق ہے کہ اسے ہدایت نصیب ہو۔ چنانچہ جب میں نے ان کو یہ بتایا کہ آپ کی ساری ترقیات اب اسلام اور احمدیت سے وابستہ ہو چکی ہیں اور انہوں نے بڑی تفصیل سے اپنے مسائل بتلائے تو میں نے کہا ان مسائل کا صرف ایک حل ہے کہ آپ اسلام کی پناہ گاہ میں آجائیں۔ پھر دنیا کی کوئی طاقت بھی آپ کو شکست نہیں دے سکے گی۔ آپ کی زمانہ کی دست برد مامون و محفوظ ہو جائیں گے۔ چنانچہ جب میں نے ان کو یہ بتایا تو میں نے دیکھا کہ ان کی چہرہ جو پہلے بے حد مایوسی میں ڈوبا ہوا تھا اس پر زندگی کی ایک رمق پیدا ہوئی امید کی ایک شعاع روشن ہوئی اور ان کے چہرے پر پہلی دفعہ میں نے ایک ہلکی سی مسکراہٹ دیکھی کہ اچھا! ہم زندہ ہو سکتے ہیں۔ یہ عجیب بات ہے میں نے ساری زندگی میں اتنی غمگین روح کبھی نہیں دیکھی تھی۔ ہر لکھنے والا یہ لکھتا تھا اور مجھے اس کا اندازہ نہیں تھا کہ یہ واقعہ ہو سکتا ہے چنانچہ ان کے متعلق ہر محقق نے لکھا ہے کہ ان کے ساتھ ظلم و ستم کا جو لیا سلوک ہوا ہے۔ اب ان کو اپنا کوئی مستقبل نظر نہیں آرہا۔ اب یہ ایک گہری مایوسی میں ڈوبی ہوئی قوم ہے جس کے اندر آپ جھانک کر دیکھیں تو سوائے مایوسی اور تاریکی کے آپ کو کچھ نظر نہیں آئے گا ان کی ہر ادا میں مایوسی اور غم داخل ہو چکا ہے۔ چنانچہ جب وہ مجھ سے ملنے کے لئے آئے تو تھوڑی دیر کے بعد میں نے یہ محسوس کیا جیسے غم کا سایہ میرے اوپر پڑ گیا ہے۔ میرے سامنے ایک ایسی روح تھی جو انتہائی دکھی تھی۔ ایک دو سال سے نہیں بلکہ ہزارہا سال سے دکھوں میں زندگی بسر کر رہی ہو اور اب وہ سمجھ رہی ہو کہ ہمارے لئے بچنے کی کوئی راہ نہیں رہی۔ پھر انہوں نے کھل کر باتیں بتائیں۔ اپنے دکھ بتائے کہ یہ ہمارے حالات ہیں اور یہ ہمارے مصائب ہیں۔ ہمیں ان سے نجات کی کوئی راہ نظر نہیں آتی۔ پھر جب میں نے بتایا کہ اسلام آپ کے لئے امن کی راہ ہے اور نجات کی راہ ہے تو پہلی دفعہ ان کے چہرے پر کسی قدر بشاشت آئی۔

پس اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خدمت کی نئی نئی راہیں کھولی ہیں اور وہی انشاء اللہ اس میں توفیق عطا فرمائے گا کہ ہم ان راہوں پر آگے سے آگے قدم بڑھاتے چلے جائیں۔ دوست دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں اور اس الحاح کے ساتھ دعائیں کریں کہ خدا کی رحمتیں پہلے سے زیادہ شان کے ساتھ بہت زیادہ کثرت کے ساتھ اور بہت زیادہ بے حجابی کے ساتھ ہمارے دلوں پر نازل ہوں۔ یہاں تک کہ دنیا دیکھ لے کہ خدا اکبر کے ساتھ ہے۔ جب تک یہ واقعہ نہیں ہوتا اس وقت تک ہم فتح حاصل نہیں کر سکتے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

"گارڈین" (بقیہ صفحہ اوّل)

جناب راشد نے بتایا کہ اسلام نے جنگ سے منع فرمایا۔ اسلامی جہاد کو مغرب میں غلط طور پر سمجھا گیا ہے۔ جہاد مذہب کی اشاعت کی غرض سے جائز نہیں بلکہ جارحیت کے مقابل پر استقامت جہاد ہے اسلام جارحانہ جنگوں کی اجازت نہیں دیتا گو مسلمان بعض صورتوں میں اسلامی احکام کی پابندی نہیں کر سکے۔

آپ نے مزید کہا۔ کہ اہل برطانیہ جلد اسلام کی طرف رجوع کریں گے اور ہم اسلام کے بارہ میں ان کی ہر ممکن رہنمائی کے لئے تیار ہیں۔"

— مرسلہ —
(وکالت تبشیر)

"اخبار احمدیہ" (بقیہ صفحہ اوّل)

علاج سے روبصحت ہے۔ کسی حد تک وزن بھی اٹھا لیتا ہے۔ اور بازو بھی ٹھیک ہو رہا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک!

احباب سے اس کی کامل صحت یابی کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

نیز خاکسار اپنی سروس سے ریٹائرمنٹ کے بعد پنشن کے واجبات تا حال نہ ملنے کی وجہ مشکلات میں ہے۔ دوست دعا کر کے ممنون اللہ ماجور ہوں۔

(محمد نصیب عارف ۳۶۰ کشمیر روڈ
راولپنڈی صدر)

محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر مخلصین جماعت کا لبیک

معاونین خصوصی کراچی قسط نمبر ۲ سال رواں ۱۹/۴۰/۵۰

۱۔ مکرم چوہدری شاہ نواز صاحب ڈیفنس سوسائٹی	:	۱۹۰۰۰/- روپے
۲۔ " آر ڈی احمد صاحب " "	:	۱۱۰۰۰/- "
۳۔ " شیخ عبد المجید صاحب " "	:	۱۰۰۰۰/- "
۴۔ " عبد الباسط مہتہ صاحب " "	:	۶۰۰۰/- "
۵۔ " چوہدری کلیم اللہ خاں صاحب " "	:	۵۳۰۰/- "
۶۔ " " محمد خالد صاحب " "	:	۵۰۰۰/- "
۷۔ " " مشتاق احمد صاحب " "	:	۳۵۰۰/- "
۸۔ " نواب مودود احمد صاحب " "	:	۳۰۰۰/- "
۹۔ " چوہدری احمد مختار صاحب انور "	:	۳۰۰۰/- "
۱۰۔ " شیخ سعید احمد صاحب شفیع " "	:	۳۰۰۰/- "
۱۱۔ " قریشی مقبول احمد صاحب ڈرگ روڈ	:	۳۰۰۰/- "
۱۲۔ " ملک رشید احمد صاحب ڈیفنس سوسائٹی	:	۳۰۰۰/- "
۱۳۔ " شیخ رحمت اللہ صاحب محمد علی سوسائٹی	:	۲۸۵۰/- "
۱۴۔ " عبد الرحیم مدہوش رحمانی صاحب مارٹن روڈ	:	۲۸۲۰/- "
۱۵۔ " کیپٹن شمیم خالد صاحب ڈیفنس سوسائٹی	:	۲۶۰۰/- "
۱۶۔ " نعیم احمد خان معہ اہلیہ ڈاکٹر آصفہ صاحبہ محمد علی سوسائٹی	:	۲۵۵۰/- "
۱۷۔ " بریگیڈیئر اعجاز احمد صاحب ڈیفنس سوسائٹی	:	۲۵۰۰/- "
۱۸۔ " مبارک احمد صاحب ناظم آباد وسطی	:	۲۵۰۰/- "
۱۹۔ " کرنل نصر اللہ خان صاحب شرقی حلقہ	:	۲۵۰۰/- "
۲۰۔ " کموڈور رحمت اللہ باجوہ صاحب ڈیفنس	:	۲۱۰۰/- "
۲۱۔ " حبیب اللہ بٹ صاحب "	:	۲۰۰۰/- "
۲۲۔ " چوہدری محمد نعیم صاحب "	:	۲۰۰۰/- "
۲۳۔ " شاہد محمود صاحب انور سوسائٹی	:	۲۰۰۰/- "
۲۴۔ " ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب محمد علی "	:	۲۰۰۰/- "
۲۵۔ " سیٹھ منیر احمد صاحب محمد علی "	:	۲۰۰۰/- "
۲۶۔ محترمہ مسعودہ نبی احمد صاحب " "	:	۲۰۰۰/- "
۲۷۔ مکرم چوہدری جاوید احمد صاحب " "	:	۲۰۰۰/- "
۲۸۔ " " آصف احمد صاحب " "	:	۲۰۰۰/- "
۲۹۔ " منظور احمد بھٹی صاحب معہ فیملی " "	:	۱۹۵۰/- "
۳۰۔ " ملک فضل حق صاحب مرحوم ویسٹ گیر سوسائٹی	:	۱۸۰۰/- "
۳۱۔ " ڈاکٹر احسان الحق صاحب محمد علی "	:	۱۸۰۰/- "
۳۲۔ " محمد یٰسین صاحب لکھنوی ناظم آباد وسطی	:	۱۷۰۰/- "
۳۳۔ " خورشید احمد ذکی صاحب محمد علی سوسائٹی	:	۱۶۰۰/- "
۳۴۔ " چوہدری نصیر احمد صاحب ڈیفنس "	:	۱۶۰۰/- "
۳۵۔ منصور احمد صاحب بھٹی محمد علی "	:	۱۶۰۰/- "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

مطالعہ کتب خدام الاحمدیہ

ماہ فروری میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب "کشتی نوح" مقرر ہے جس کی قیمت ۴/- روپے مقرر ہے۔ قائدین مجالس یہ کتاب مرکز سے منگوا کر خدام کو اس کا مطالعہ کروائیں۔ اس کے علاوہ جو کتب خدام دوران ماہ مطالعہ کریں اس کی رپورٹ بھی مرکز میں بھجوائی جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

۲۹ فروری ۱۹۸۴ء تک اپنے وعدہ کا کم از کم ۱۵٪ حصہ ضرور ادا کر دیں!

(وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ تربیت

۲۵ فروری تا ۲ مارچ

شعبہ تربیت کے تحت تمام مجالس خدام الاحمدیہ مورخہ ۲۵ فروری تا ۲ مارچ ۸۴ء ہفتہ تربیت منائیں۔ جس میں بالخصوص نماز باجماعت اور دعاؤں پر زور دیا جائے۔ قائدین مجالس کو تفصیلی پروگرام بھجوایا جا رہا ہے۔

ہفتہ تربیت سے قبل ادائیگی نماز باجماعت سے متعلق مکمل گوشوارہ تیار کیا جائے کہ کتنے خدام روزانہ کتنی نمازیں باجماعت ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح ہفتہ تربیت سے قبل ایک روز پانچوں نمازوں کی حاضری لی جائے۔

- دوران ہفتہ بالخصوص خدام سے رابطہ قائم کیا جائے اور نماز باجماعت کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی جائے۔
- صد سالہ جوبلی کے روحانی پروگرام پر عمل کی طرف جملہ خدام کو توجہ دلائی جائے۔
- دوران ہفتہ کم از کم ایک مرتبہ اجتماعی نماز تہجد ادا کی جائے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک کے مطابق خصوصی دعائیں کی جائیں۔
- خدام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعائیہ خط لکھیں۔
- دوران ہفتہ ایک تربیتی کلاس منعقد کی جائے۔ جس میں مختلف اخلاقی پہلوؤں پر توجہ دلائی جائے۔
- دوران ہفتہ خدام کو نظام وصیت میں شمولیت کی طرف توجہ دلائی جائے
- دوران ہفتہ خدام کو وقف عارضی کی بابرکت سکیم میں شمولیت کی طرف بھی توجہ دلائی جائے۔

تمام قائدین مجالس دعاؤں اور پورے عزم کے ساتھ ہفتہ تربیت کا پروگرام بنائیں۔ اور اسے ہر لحاظ سے کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔

اعلانِ نکاح

خاکسار کی بڑی بچی عزیزہ خالدہ پروین ایم اے کا نکاح مورخہ ۲۹ دسمبر کو مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز عصر مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے عزیزم بشارت احمد صاحب اٹھوالی ابن مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب حال مغربی جرمنی سے پڑھا۔

اور خاکسار کی چھوٹی بچی عزیزہ شاہدہ نسرین ایم اے کا نکاح مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر اسی وقت مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے عزیزم مسعود احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ ابن مکرم چوہدری محمد حسین صاحب آف فرید ٹاؤن ساہیوال سے پڑھا۔ ازاں بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت فریقین کو شرف مصافحہ بخشا اور دعا میں شامل ہوئے۔

تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو جانبین کے لئے مبارک کرے اور دین و دنیا کی کامیابیوں کا موجب بنائے۔ آمین!

(چوہدری عبد اللطیف اٹھوال دارالعلوم جنوبی ربوہ)

ضروری گذارش

ربوہ کے احباب جو روزانہ الفضل خریدتے ہیں۔ وہ ازراہ کرم اخبار کی قیمت ختم ہونے پر جلد از جلد دفتر میں مزید رقم جمع کروا دیا کریں۔ تاکہ ان کا اخبار جاری رکھا جا سکے۔

بعض احباب تو چٹھی کا جواب دینا بھی پسند نہیں کرتے۔ ایسے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے اخبار کا حق ساتھ ساتھ ادا کرتے رہا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مینیجر الفضل)

دعائے مغفرت

- میری والدہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالرحیم خان کاٹھگڑھی مرحوم ریٹائرڈ آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ۲۹ جنوری بروز اتوار مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اس لئے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم محمد بشیر صاحب شاد سیکرٹری بہشتی مقبرہ نے دعا کروائی۔ والدہ صاحبہ کی عمر تقریباً ۷۲ سال تھی۔

آپ مولوی عبدالمنان خان صاحب کاٹھگڑھی مرحوم آف ۹۷ ضلع جھنگ کی بیٹی اور مولوی عبدالسلام صاحب کاٹھگڑھی مرحوم کی بھتیجی اور بہو تھیں۔ والد صاحب کی قادیان میں ملازمت ہونے کی وجہ سے پارٹیشن سے قبل آپ کو کافی عرصہ تک قادیان میں رہنے کا موقعہ ملا۔ احمدیت سے والہانہ محبت تھی۔ خاندان حضرت مسیح موعود سے گہرا لگاؤ اور واقفیت تھی۔ ہر ایک سے ہمدردی اور پیار کا سلوک کرنا آپ کا شیوہ تھا۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں خدا کے فضل سے سب بیٹے اور بیٹیاں صاحب اولاد ہیں۔ آپ کے بڑے دو بیٹے عبدالحکیم خان فیلڈ اسسٹنٹ شورکوٹ شہر اور عبدالسمیع خان ہیڈ ماسٹر چک ۲۱۸ گ ب سمندری ہیں اور چھوٹے دو بیٹے رانا منور احمد خان کارکن دفتر وصیت اور مظفر احمد خان ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ہیں۔

احباب سے والدہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز یہ کہ خدا تعالیٰ ہم جملہ پسماندگان کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کی اپنے فضل سے توفیق بخشے اور ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(مبارک احمد خان ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ محلہ دارالنصر شرقی ربوہ)

- خاکسار کے تایا جان مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب ولد محمد بخش صاحب چک ۹۳ ضلع بہاولنگر تقریباً اسی سال کی عمر میں قضائے الٰہی سے ۶ فروری ۱۹۸۴ء ۱۱ بجے دن وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

دوست ان کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ ہمیں صبر کی توفیق دے۔ آمین (مقبول احمد خالد کارکن بیت المال ربوہ)

- محترمہ رابعہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت حکیم محمد صدیق صاحب میانوی چند دن کی علالت کے بعد قریباً اسی سال کی عمر میں مورخہ ۷/۲/۸۴ وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مورخہ ۸/۲/۸۴ بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں ان کی نماز جنازہ مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے مکرم محترم امیر صاحب مقامی کی ہدایت پر پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ تمام عمر صوم و صلوٰۃ کی پابند رہیں۔ تہجد گزار تھیں اور سلسلہ احمدیہ اور خلافت سے والہانہ عقیدت رکھنے والی تھیں۔ جماعت پر مشکلات اور مصائب کے دور میں رات دن دعاؤں میں لگی رہتیں۔ انتہائی مہمان نواز اور رشتہ داروں، عزیزوں سے میل جول رکھنے والی خاتون تھیں۔ آپ نے شادی کے بعد بذریعہ استخارہ رویا احمدیت قبول کی اور پھر شدید مخالفت کے باوجود سچائی پر تادم آخر قائم رہیں۔ آپ تقسیم ہند کے بعد لمبا عرصہ میانی گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا کی لجنہ کی صدر رہیں۔

آپ نے پانچ بیٹے، ایک بیٹی اور انیس ۱۹ پوتے پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں سب سے بڑے بیٹے مکرم پروفیسر محمد عثمان صاحب صدیقی سابق مبلغ اٹلی اور سب سے چھوٹے بیٹے مکرم ناصر احمد صاحب صدیقی مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ہیں۔ احباب دعا کریں کہ خداوند تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

طلباء نتائج نکلنے پر حضور ایدہ اللہ کو اپنے نتیجہ کی اطلاع ضرور دیں!

مہتمم امور طلباء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکریہ احباب

میرا پیارا بیٹا طیب عارف ۲۲ دسمبر ۱۹۸۳ء کو کار کے ایک حادثہ میں اس دار فانی سے ابدی دنیا کی طرف کوچ کر گیا وہ اپنی بیمار والدہ کو خون کا عطیہ دینے کے لئے اسلام آباد سے سرگودھا آرہا تھا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خطبہ جمعہ ۲۳ دسمبر ۱۹۸۳ء میں عزیز کا نہایت ہی مخلص اور پیارے نوجوان کے طور پر ذکر فرمایا۔ جن حالات میں حادثہ ہوا ان کی روشنی میں حضور نے عزیز طیب کی وفات کو شہادت کا ایک رنگ قرار دیا ہے۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ۔

عزیز طیب کی وفات کے ۱۳ دن بعد اس کی والدہ بھی جو کینسر کے مرض میں مبتلا تھیں انتقال کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ عزیز طیب مرحوم نے نہایت جانفشانی سے آخر دم تک والدہ کی مثالی خدمت اور تیمارداری کی اور اس بہترین تیمارداری کے سبب چلنے پھرنے سے معذور نہ ہونے دیا۔ اور درد وغیرہ کی ظاہری تکلیف سے بھی وہ محفوظ رہیں بلکہ بیماری کی سنگینی بھی ان پر عیاں نہ ہونے دی تھی۔

نوجوان طیب اور اس کی والدہ کی جدائی میرے لئے اور میرے بچوں کے لئے ایک کڑا امتحان ہے تاہم ہمارے دل اپنے رب کی حمد سے لبریز ہیں کہ جس نے ہر دو صدمات کے موقع پر ہمارے دلوں پر سکون اور صبر نازل فرمایا اور اپنی خاص امان میں لے لیا۔ الحمدللہ۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے کہ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف یہ کہ ہم کمزور اور غمزدہ غلاموں کو اپنے پیار و ہمدردی کا مورد بنایا۔ اور ہماری دلجوئی فرمائی۔ اسی طرح بکثرت احمدی اور غیر از جماعت دوستوں نے خود تشریف لاکر اور بذریعہ ڈاک تار و ٹیلیفون ہمارے ساتھ ہمدردی فرمائی۔ بیرونی ممالک سے بھی احباب نے بذریعہ ٹیلیفون اور خطوط ہماری دلجوئی فرمائی۔ فرداً فرداً ہر دوست سے رابطہ فی الحال ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا یہ چند سطور تحریر کردی ہیں فَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ کا حق بھی ادا ہو جائے۔ اور اپنے پیارے احباب کی خدمت میں جزاکم اللہ احسن الجزاء عرض کرکے مزید دعا کے لئے درخواست بھی کردوں کہ ہم ان دنوں دعاؤں کے ازحد محتاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم صحیح معنوں میں قول اور فعل سے "رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً" کا نمونہ پیش کرنے والے ہوں اور بشاشت سے اور نئے عزم کے ساتھ اس کی راہوں پر قدم مارنے والے ہوں۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ میرے پیارے بیٹے کو اور اس کی والدہ کو جنہوں نے نہ صرف نصرت گرلز سکول قادیان میں ۱۷ سال تدریس کے دوران بلکہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے نیک نمونہ پر عمل کرتے ہوئے اپنے ذاتی نمونہ سے قادیان میں احمدی بچیوں کی ایک نسل کی تربیت میں حصہ لیا کو غریق رحمت فرمائے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

(خاکسار محمد یار عارف ۱۲ سی سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا ٹیلیفون ۷۱۷۱)

اراکین انصاراللہ فیصل آباد کیلئے ضروری اطلاع

تمام اراکین مجلس انصاراللہ فیصل آباد کے لئے یہ ضروری اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۷ فروری ۱۹۸۴ء بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ دارالفضل فیصل آباد میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد خطاب فرمائیں گے۔ شہر کے تمام انصار کی حاضری ضروری ہوگی۔ اطفال اور خدام سے بھی شرکت کی درخواست ہے۔

(میاں مبارک احمد ناظم مجلس انصاراللہ فیصل آباد)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام

۳۰ ویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس ۱۹۸۴ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۳ تا ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء ایوان محمود ربوہ میں ۳۰ ویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس منعقد ہو رہی ہے (انشاء اللہ العزیز)

قائدین مجالس، قائدین اضلاع و علاقہ اس کلاس میں بلا استثناء ہر مجلس کی نمائندگی کروانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں اور بھرپور جدوجہد سے کام لیں اور ہر مجلس کے نمائندگان کی فہرستیں مرکز میں ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تحریک جدید کے دفتر دوم کے مجاہدین کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی نصیحت:-

اس دفتر کو بھی میں یہی نصیحت کرتا ہوں کہ جو دوست فوت ہو چکے ہیں دفتر دوم کی آئندہ نسلیں ان کے نام کو زندہ رکھنے کی خاطر یہ عہد کریں کہ کوئی فوت شدہ اس لسٹ سے غائب نہ ہونے دیا جائے گا اور ان کی قربانیاں جاری رہیں گی تاکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے اللہ کے نزدیک وہ فعال شکل میں زندہ نظر آئیں۔" (وکیل المال اول)

درخواست دعا

خاکسار کے والد محترم نذیر احمد صاحب سیالکوٹی ایک ہفتہ سے ٹانگ میں شدید درد کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

نعیم احمد صدیق
دارالصدر جنوبی ربوہ

ماہانہ رپورٹ کارگذاری

مجلس اطفال الاحمدیہ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے

(ایڈیشنل سیکرٹری عمومی۔ مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ
نیکی پر آگاہ کرنے والا نیکی والے کی طرح ہوتا ہے
(حدیث نبوی)

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان کے فرزند و جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ
میں ۲۳، ۲۴ فروری ۱۹۸۴ء کو مطب میں حاضر ہوں گے۔
جمعرات ۳ بجے دوپہر تا ۶ بجے شام
جمعہ صبح ۸ تا ۱۲ بجے دوپہر
مینیجر مشہور دواخانہ ربوہ

لطیف موٹرز
نئی و پرانی کاروں کی خرید و فروخت کیلئے
ہماری خدمات حاصل کریں
لطیف موٹرز ۲۴ میکلوڈ روڈ لاہور
فون دفتر ۵۵۹۴۴ - میاں عبداللطیف
گھر:- ۳۳۰۶۹۳

نعیم جنرل سٹور
: مین بازار شیخوپورہ
ہر قسم کا سامان دستیاب ہے
پروپرائٹر: نعیم احمد قاضی